اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ؎

میری بیٹی فاطمہ سردار ہے تمام زنانِ عالم کی اوّل و آخرین سے

(حدیث رسالت مآبؐ)

اعجازِ

جنابِ سیّدہؑ

یعنی

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی مشہور کہانی!

ناشر:- مکتبۂ غضنفر، جیل روڈ، کراچی نمبر ۵

ھدیہ ۲۵ پیسے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مشہور روایت ہے کہ عرب کے کسی شہر میں ایک سنارن رہتی تھی جس کے صرف ایک ہی لڑکا تھا۔ ایک روز جب سنارن کنوئیں پر پانی بھرنے گئی تو اس کا لڑکا بھی اس کے ساتھ ہولیا۔ سنارن لڑکے کو کنوئیں کے قریب بٹھا کر پانی بھرنے لگی۔ کنوئیں کے دوسری طرف ایک کمہار رہتا تھا۔ جس کا آوا اس وقت خوب روشن تھا۔ لڑکا کھیلتے کھیلتے اس طرف نکل گیا۔ سنارن جب پانی بھر چکی تو کنوئیں کے قریب لڑکے کو نہ پاکر خیال کیا کہ گھر چلا گیا ہوگا۔ واپس گھر پہونچی تو گھر پر بھی لڑکا موجود نہ ملا۔ آخر ماں تھی۔ بہت پریشان ہوئی اور روتی پیٹتی اپنے لخت جگر کی تلاش میں دوبارہ گھر سے نکلی۔ کنوئیں کے قریب آئی۔ جگہ جگہ ڈھونڈا۔ سرگرداں

پریشان پھرتی رہی۔ ہر ایک سے پوچھا۔ مگر کوئی سراغ نہ ملا کہیں پتہ نہ چلا۔ اسی طرح شام ہو گئی۔ یکایک شور ہوا کہ سنارن کا لڑکا کمہار کے آوے میں گر کر جل گیا ہے۔ یہ سن کر اسے انتہائی صدمہ ہوا اور اس قدر روئی کہ غش آ گیا۔

عالم غشی میں کیا دیکھتی ہے کہ ایک معظمہ نقاب پوش تشریف لائی ہیں اور فرماتی ہیں کہ غم نہ کھا۔ تیرا لڑکا بہت جلد تجھے مل جائے گا۔ تو نیت کرے کہ اگر میرا لڑکا صحیح و سالم آوے میں سے زندہ کھیلتا کودتا نکل آوے تو میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی کہانی سنوں گی۔ سنارن نے فوراً عالم غشی ہی میں نیت کر کے منت مان لی۔ جب آنکھ کھلی تو واقعی سنارن نے دیکھا کہ لڑکا خدا کے فضل و کرم سے ہنستا کھیلتا زندہ سلامت چلا آ رہا ہے اور اعجاز جناب سیدہ سے اس کے جسم پر آگ نے کوئی اثر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ لباس بدن بھی

بالکل محفوظ رہا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

سنارن بچے کو لے کر خوشی خوشی بازار گئی۔ دو پیسے کی شیرنی مول لی اور پڑوسیوں سے کہا کہ میری مراد پوری ہو گئی میرے گھر چل کر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی کہانی مجھے سنا دو اگر کسی کو یاد ہو۔ چھ سات گھر پھری۔ لیکن ہر ایک نے یہی کہا کہ ہمیں کہانی یاد ہے اور نہ اتنی فرصت کہ فضول باتوں کی طرف توجہ دیں۔ سنارن سب سے مایوس ہو کر جنگل کی طرف چلدی کچھ دور چل کر دیکھی نقاب پوش معظمہ نظر آئیں اور فرمایا کہ اے خاتون مت رو۔ چادر بچھا کر بیٹھ جا۔ میں کہانی کہتی ہوں۔ تو سن پھر آپ نے فرمایا کہ شہر مدینہ میں ایک یہودی رہتا تھا۔ اس کی لڑکی کی شادی تھی۔ وہ یہودی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ میری لڑکی کی شادی ہے آپ

اجازت دیں تو میں شرف پاؤں کہ جناب سیدہ میرے گھر تشریف لے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس امر کے مالک علیؑ ہیں یہ سن کر وہ حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اجازت دیں جناب سیدہؑ میرے گھر تشریف لے چلیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس امر کی مالک خود جناب سیدہ ہیں۔ اس کے بعد یہودی نے جناب سیدہ کے دروازے پر آواز دی۔ کہ اے بنتِ رسولؐ میری لڑکی کی شادی ہے اگر آپ تشریف لے چلیں تو میری عزت بڑھ جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ جناب امیر علیہ السلام سے اجازت لے لوں تو چلوں یہودی نے کہا کہ میں رسولِ خدا اور حضرت شیرِ خدا کی خدمت میں گیا تھا سب ہی نے آپ کو مختار کیا ہے۔ جناب سیدہ یہ سن کر متفکر ہوئیں اتنے میں جناب رسولِ خدا خود تشریف لے آئے۔ جناب سیدہؑ نے فرمایا۔ بابا جان! یہودی کے یہاں سے آدمی آیا ہے۔ آپ کیا فرماتے ہیں۔ اس کے گھر جائیں یا نہ جائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے بیٹی تم کو اختیار ہے

جناب سیدہ نے عرض کیا۔ بابا جان آپ کی سخت توہین ہوگی کیونکہ ان کی عورتیں عمدہ اور نفیس لباس و زیورات سے مزین ہوں گی اور میرے پاس دہی پھٹے پرانے کپڑے ہیں جس میں جا بجا خرمے کے پیوند لگے ہیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا اے بیٹی! اسی حالت میں جاؤ جو مرضی معبود ہے۔ چنانچہ جناب سیدہ جانے کو تیار ہو گئیں۔ ابھی ڈیوڑھی تک نہ پہونچی تھیں کہ حوران جنت آسمان سے نازل ہوئیں، اور جناب سیدہ کو زیورات و خلعت سے آراستہ کیا اور اپنا جلوس لیکر جناب سیدہ کو روانہ کیا۔ کچھ حوریں داہنے اور بائیں اور کچھ پیچھے اور کچھ آگے روانہ ہوئیں۔ اس شان سے جناب سیدہ کی سواری یہودی کے مکان پر پہونچی۔ جو ہی آپ یہودی کے مکان پر پہنچیں تمام مکان آپ کے نور سے روشن ہو گیا اور ایسی خوشبو پھیلی کہ دور دور تک خوشبو محسوس ہونے لگی۔ یہ تجمل یہ وقار دیکھ کر تمام یہود عورتیں بیہوش ہو گئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد سب کو ہوش آیا مگر دلہن کو

ہوش نہ آیا۔ لاکھ تدبیریں کیں مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔ دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔ آناً فاناً شادی ..... کا مکان ماتم کدہ بن گیا۔

جناب سیدہ کو یہ دیکھ کر بہت تشویش ہوئی اور فرمایا کہ اطمینان رکھئے ابھی ہوش آجاتا ہے اس کے بعد آپ نے فوراً دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور کہا کہ اے میرے معبود میں بنت رسول ہوں۔

صدیقہ نام رکھا ہے تو نے بتول کا
جھوٹا نہ کیجیو مجھے صدقہ رسول کا
اے میرے معبود بر حق! میں تیرے رسول کی بیٹی ہوں
میری عزت تیرے ہاتھ ہے تمام لوگ یہاں کہیں گے کہ
سیدہ کے آتے ہی دلہن ختم ہو گئی خانۂ شادی خانۂ غم بن گیا۔

کچھ دیر نہ گذری تھی کہ آپ کی دعا قبول ہوئی۔ اور دلہن کلمۂ شہادت

پڑھتی ہوئی اُٹھ بیٹھی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ
کہنے لگی میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے حضرت محمد
مصطفےٰ رسول برحق ہیں۔ اور آپ ان کی دختر ہیں۔ آپ مجھ کو مذہب
اسلام کی تعلیم فرمائیں۔ اور اسی طرح صدق دل سے وہ عورت
مسلمان ہو گئی۔ جناب فاطمہ زہراؑ کا یہ اعجاز دیکھ کر پانچسو یہودی
مرد و عورت مسلمان ہو گئے اور آپ کو سب نے نہایت عزت و حرمت
کے ساتھ رخصت کیا۔ ایک عورت آپکی کنیزی میں دی۔ آپ اپنے
دولت خانہ پر واپس تشریف لے آئیں۔ تمام ماجرا جناب رسول خدا
سے بیان کیا۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی خدا کا شکر
ادا کیا جس طرح سنارن کی مراد پوری ہوئی خداوند عالم بحق
جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیہا جملہ سننے والوں کی مرادیں
پوری کرے۔ آمین ثم آمین بحق محمدؐ و آل محمدؐ۔

Please recite a Surah Fateha for my brother SYED ALI RAZA RIZVI, my father SYED RAZA RIZVI, my grand father SYED RAZA HAIDER RIZVI (SHAH GANJ, AAGRA) and for all merhoom momineen and mominaat. Thank You

© SHAH-E-NAJAF.COM or http://www.listen.to/nohay